U.G
Sem-3, CC-7 Dr. ANJUM ARA

یادگارِ غالب کا خصوصی مطالعہ

یادگار غالب مولانا حالی کی لکھی ہوئی سوانح حیات ہے جو مولانا حالی نے اپنے استاد مرزا اسد اللہ غالب پر لکھی تھی یہ اردو کی پہلی باضابطہ سوانح عمری ہے چونکہ حالی اردو کے ایک بڑے سوانح نگار ہیں۔ اس سوانح میں غالب کی شخصیت کے ہر پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس سے حالی کی غالب فہمی کا ثبوت ملتا ہے اور ہمیں غالب کی شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ یادگار غالب 1896ء میں تکمیل ہوئی۔ غالب کی سوانح لکھنا اگرچہ آسان تھا۔ لیکن کسی ہم عصر کے بارے میں لکھنے میں طرح طرح کے اعتراض ہوتے ہیں۔ حالی چونکہ غالب کی شاعرانہ عظمت کے قائل تھے اور غالب کے کلام میں کی صحیح مقام و محاسن کلام کی خوبیاں، زبان کی جدت و نزاکت لوگوں کے سامنے بیان کرنا چاہتے تھے۔

یادگار غالب کے دیباچے میں حالی نے لکھا ہے۔

" اصل مقصد اس کتاب کے لکھنے سے شاعری کے
اس عجیب و غریب ملکہ کا لوگوں پر ظاہر کرنا ہے
جو خدائے تعالیٰ نے مرزا کی فطرت میں ودیعت
کیا تھا جو کبھی نثر کے پیرائے میں، کبھی بذلہ سنجی
کے روپ میں کبھی عشق بازی کے لباس میں،
کبھی تصوف اور حب اہل بیت کی صورت میں
ظہور کرتا ہے پس جو ذکر ان باتوں سے علاقہ
نہیں رکھتا اس کو کتاب کے موضوع سے خارج
سمجھنا چاہیئے"

Scanned with CamScanner

یادگارِ غالب میں حالی پر یہ الزام بھی لگایا گیا کہ حالی
نے مرزا غالب کی سوانح کو ٹھیک سے پیش نہیں کیا ہے جبکہ یہ
کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ حالی نے غالب کی شخصیت کا گہرائی
سے مطالعہ کیا ہے اور ان کی شخصیت کے ہر پہلو کو عمدہ
طریقے سے نمایاں کیا ہے۔ غالب کے تمام لطائف جمع کر
کے اور مطالعہ کر کے وہ کسی نتیجے پر پہنچے ہیں۔

حالی نے مرزا غالب کے مزاج، خوش دلی،
حسن بیان، ظرافت، خودداری، دادِ سخن وغیرہ کی
جیتی جاگتی تصویر پیش کی ہیں۔ یادگارِ غالب میں
حالی نے مرزا کے مزاج کی خوبیوں پر اس طرح روشنی
ڈالی ہے

"اگرچہ مرزا کی آمدنی قلیل تھی مگر حوصلہ
فراخ تھا۔ سائل ان کے دروازے سے
خالی ہاتھ بہت کم جاتا تھا۔ ان کے مکان
کے آگے اندھے، لنگڑے، لولے اور اپاہج
مرد عورت ہر وقت پڑے رہتے تھے۔ غدر
کے بعد ان کی آمدنی کچھ اوپر ڈیڑھ سو
روپیہ ماہوار ہوگئی تھی اور کھانے پینے کا خرچ
بھی کچھ لمبا چوڑا نہ تھا مگر وہ غریبوں اور محتاجوں
کی مدد کبھی استطاعت سے زیادہ کیا کرتے تھے۔
اس لیے اکثر تنگ رہتے تھے۔"

یادگارِ غالب میں مرزا کے رہن سہن، کھانے پینے
کے طریقے، ان کے عادات و اطوار سبھی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
ان کی شراب نوشی کی عادت، شطرنج و چوسر و جوا کھیلنے
کی عادت کا بھی ذکر ملتا ہے۔ مرزا کی لامذہبیت پر
بھی حالی نے روشنی ڈالی ہے۔

Scanned with CamScanner

حالی اعتدال سے کام لیتے ہیں غالب کو حیوانِ ظریف کہہ کر پکارتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ غالب شگفتہ مزاج تھے شوخی و ظرافت ان کی طبیعت میں داخل تھی۔ حالی نے غالب کی خوش مزاجی ظاہر کرنے کے لئے اس کتاب میں بہت سے لطیفے بھی جمع کیے ہیں۔ غالب کی ابتدائی شاعری سے لے کر آخری عمر کی شاعری کو حالی نے یادگارِ غالب میں جمع کیا ہے۔ آل احمد سرور لکھتے ہیں:

"غالب کی شاعری اپنے زمانے میں خواص
تک ہی محدود تھی اسے عوام تک پہنچانے
میں اور غالب کی عظمت کا نقش دل
پر بٹھانے میں یادگارِ غالب کا بڑا حصہ ہے۔"

یادگارِ غالب میں حالی نے غالب کی نثر پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ غالب کے خطوط ان کا القاب و آداب ختم کرنے کا طریقہ اور مراسلے کو مکالمہ بنا دینے کا آرٹ سبھی چیزوں پر تبصرہ ملتا ہے۔ حالی خود لکھتے ہیں:

"جہاں تک دیکھا جاتا ہے مرزا کی عام شہرت
ہندوستان میں جس قدر ان کی اردو نثر
کی اشاعت سے ہوئی ویسی اردو نظم اور
فارسی نظم و نثر سے نہیں ہوئی۔"

حالی کی تحریر میں سادگی ہے ان کی زبان عام فہم ہے ان کے کلام میں بے ساختگی اور بے تکلفی پائی جاتی ہے۔ وہ اپنے مقصد پر زور دیتے ہیں وہ مبالغہ آرائی ناپسند کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ ایک اچھے اور ایماندار سوانح نگار مانے جاتے ہیں۔

X——X

Scanned with CamScanner